الحکم شمارہ نمبر 30 کے صفحات نمبر 10 تا 13

فوٹو سٹیٹ کاپی ہیں اصل نہیں ملے

رجسٹرڈ نمبر L 77

قیمت سالانہ پیشگی ۳؎

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم
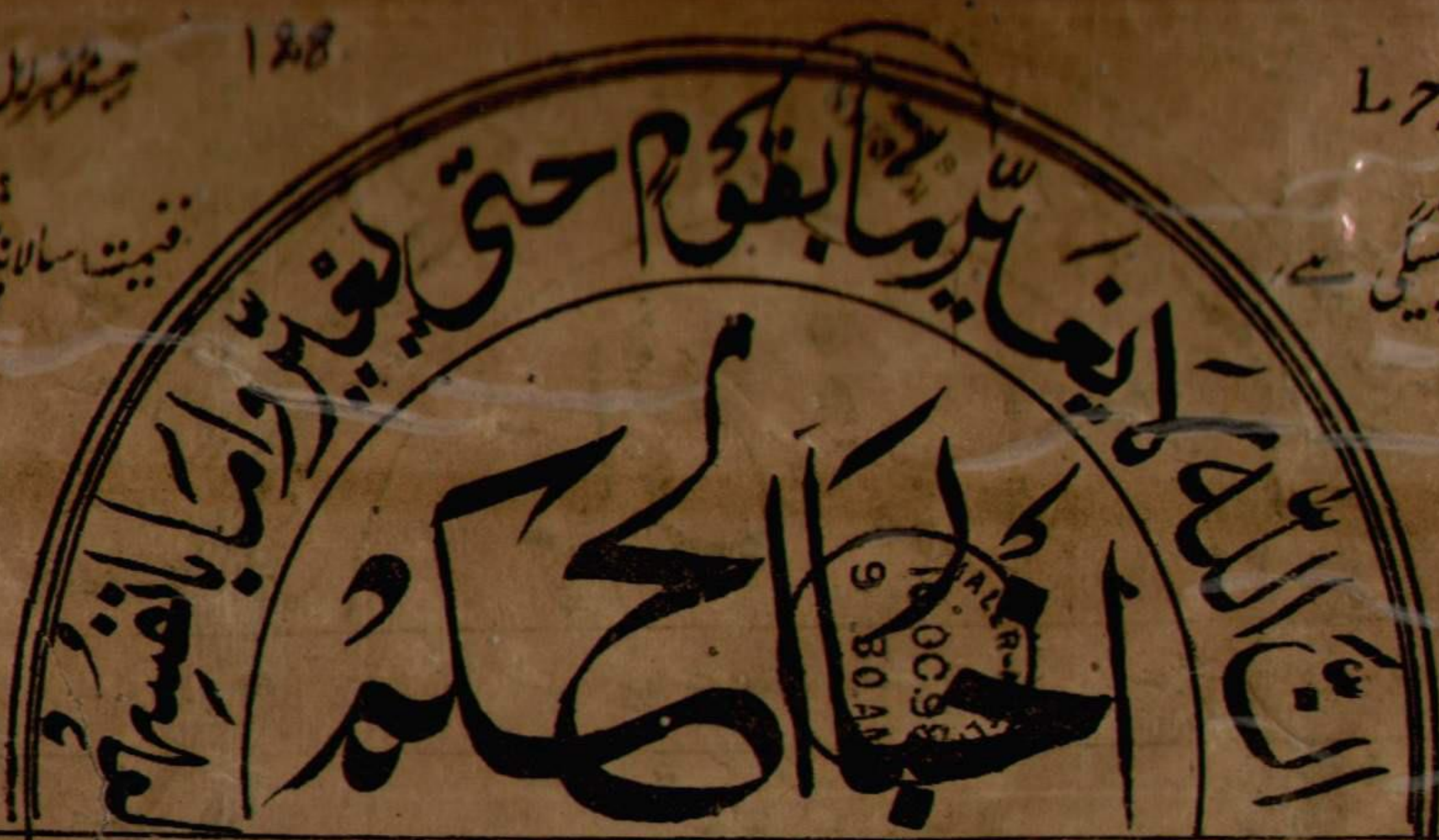
نمبر ۳۰ جلد ۲ | قادیان دار الامن والامان مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ ع | نمبر ۳۰ جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں۔ تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ والے ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آ جایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیا کریں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں۔ تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کر دیں گے۔

مینیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا۔

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ۱۰؍ سینکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازاربند۔ پراندے۔ بیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸؍ سے لے کر ۵؍ تک

پراندے ۴؍ سے لے کر ۲؍ تک

بیج بند ۱۲؍ سے لے کر ۵؍ تک

۳۔ زیورات میں ڈوڑے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دیئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام۔

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر پر ۱؍ روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاک خانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و اللہ بخش علاقہ بند مالکان احمدیہ ایجنسی کٹرہ بھائی سنگھ ہاتھی دروازہ امرتسر (پنجاب)

مراسلت

الحکم کو زینت دینے کے لئے ذیل میں ایک مختصر سی مراسلت ایک خیر خواہ بنی نوع انسان کی قلم سے لکھی ہوئی درج کرتے ہیں جو میاں محمد حسین بٹالوی کی عربی دانی کا راز طشت از بام کرنے کے لئے لکھی گئی ہے اس مراسلت کو پڑھ کر عوام کو معلوم ہو جاوے گا کہ امام الوقت نے تو اس بل من مبارز کا دعوےٰ کرنے والے کو غیرت دلا دی تھی اُسکے علاوہ اُس مسیح موعود کے خادموں نے بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور وقتاً فوقتاً اسکو عربی تصنیفات کے لئے غیرت دلائی ہے مگر یہاں وہ بات ہو رہی ہے۔ کہ زمین جنبد نہ جنبد گل محمد۔ یہ جتانا ضروری نہیں معلوم ہوتا کہ یہ مراسلت کس طبیق الانسان کی قلم سے نکلی ہے الحکم کے محتشم ناظرین تو جانتے ہی ہیں ہاں عوام الناس اور شیخ بٹالوی کی واقفیت کے لئے اتنا بتلا دیتے ہیں کہ راقم مضمون ہی بلند خیال معزز ہے جسنے میاں بٹالوی کی شعرگوئی کی قلعی پنجاب گزٹ کے ضمیمہ میں کھولکر آئندہ کے لئے گویا مرتے دم تک بٹالوی کو شعرگوئی سے توبہ کرادی ہے اور آئندہ یاوہ گوئی کن کا مصداق نہونے دیا اور شیخصاحب کو ہتک انسانی سے بچاکر اُس پر احسان کیا۔
(ایڈیٹر)

ایک دریوزہ گر بوڑھیا کا کلام اور شیخ بٹالوی پر اُس سے اتمام الزام

میں طبری پڑھ رہا تھا اس میں مینے دیکھی ایک اعرابیہ کی صدا جو ایک مسجد کے دروازہ پر کھڑی کہہ رہی تھی۔ نمازی اُسکی فصاحت و بلاغت پر غش غش کرتے اور جسنے نہ دینا تھا اُسے بھی مجبوری پاکٹ میں ہاتھ ڈالنا ہی پڑا۔ بے اختیار میرے دل میں گذرا شیخ بٹالوی باایں ہمہ شیخی و انانیت ایک عورت ذات سے بھی گیا گزرا ہے کہ آجتک دو چار سطریں بھی تو گانٹھکر نہیں دکھائیں اور اس پر بدقسمت مفلس زبان دراز حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دست و گریبان ہوتا اور آپکی عربی تصانیف کو جنکی نسبت علی الاعلان دعویٰ کیا گیا ہے اور اب تک ثابت بھی ہو چکا ہے کہ عرب و عجم مثنیٰ و فرادیٰ اُن کی مثل بنا کر لائیں ح اردی آپکی لُوٹ کہتا ہے۔ کاش دو چار فقرے ہی جوڑ توڑ بنا تا بارے یہ سیاہ دھبہ تو اُسکی علمیت کی پیشانی سے مٹ جاتا۔ او غافل! اے پست اندیش! رسوائی پر رسوائی ناکامی پر ناکامی تیرے پیش آرہی ہے اور [illegible] والا الہام باحترام پنجہ جھاڑ کر تیرے پیچھے پڑا ہے اور ہر تمنا میں تیرے روز سیاہ تجھے دکھاتا ہے مگر تو ایسا گران جان ہے کہ اب تک ٹس سے مس نہیں کرتا۔

سن لے ٹیکس بھی معاف ہو گیا

اور خدا تعالےٰ نے تجھے تیری من مانی مراد کو یہاں بھی خائب و خاسر کیا۔ ٹیکس اوروں کو احیاناً معاف ہو جایا کرتے ہیں مگر یہاں معاملہ فہم خوب سمجھ سکتا ہے کہ بات کیا تھی اور نصرت الٰہیہ نے کسطرح اُسے پلٹا دیا ہر معجزہ و کرامت لوازم کے جاننے کے بعد خرق عادات کی جنس میں داخل اور یقین کیا جا سکتا ہے۔ خدا تیری گردن کو جھکاوے اور تجھ پر رحم کرے کہ اب تو تو حد سے بڑھ گیا ہے یہانتک کہ زٹلی ایسے کے ہاتھ میں ہاتھ جا ملایا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

فٹ نوٹ۔ حضرت اقدس پر جو ٹیکس لگایا گیا تھا وہ آخرکار اعجازی نشان کے ساتھ معاف ہو گیا۔ محمد حسین نے اسمیں بھی بہت ہاتھ پاؤں مارے اور ایڑیاں رگڑی تھیں عنقریب اگلے نمبر میں اس پر ایک مبسوط آرٹیکل شایع ہوگا۔
(ایڈیٹر)

اور وہ اعرابیہ کی صدا یہ ہے۔

قومی مقتبسون - نبت عنہم العیون وفدحتہم الدیون وعضتہم السنون - بادت الرجال - وذہبت اموالہم - وکثر عیالہم ابناء سبیل - وانضاء طریق - وصیۃ اللہ و وصیۃ الرسول - فہل من آمرٍ لی بخیر کلأہ اللہ فی سفرہ وخلفہ فی اہلہ-

عاجز خادم المسیح

موکل ضلع لاہور سے مولوی حکیم نور محمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اونکے گھر میں بیٹا پیدا ہوا خدا تعالےٰ اُسکو عمر طبعی تک پہونچاوے اور دینی دنیوی نعمتوں سے بہرہ مند کرے۔

نوٹ۔ ایسی خبروں کے ساتھ تاریخ پیدایش ہونی چاہیے کیونکہ اندراج سے اصل غرض یادداشت تاریخ ہوتی ہے۔ (ایڈیٹر)

انا للہ وانا الیہ راجعون

مجھے امرتسر سے افسوسناک خبر ملی کہ میرے عزیز دوست اور کلاس فیلو (ہم جماعت) مسٹر نوازش علی خانصاحب شاہ جہان پوری نے بعمر ۲۴ سال بعارضہ تشنج وسرسام ۲۴ ستمبر کو انتقال کیا۔
انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم لٹریری دنیا میں اچھا مذاق رکھتا تھا۔ نئی روشنی اور تہذیب کا دلدادہ اور سرسید کے خیالات کا مداح تھا۔ میرے ساتھ اُنکے تعلقات ۱۸۹۲ء سے تھے جبکہ موڈل سکول لاہور میں ہم تعلیم پاتے تھے کہنے کو یا آجکل کی بے معنی تہذیب کے موافق درد انگیز اور رقت مجسم الفاظ میں نوحہ سرائی ہو سکتی ہے۔ مگر میں اُسکو بالکل بے معنی سمجھتا ہوں آخر سب کو یہی راہ در پیش ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل۔

131

ہم ثابت میں آج سل و گر ۔ نہ رہے کوئی اولاد منتظر ۔ امنی ہے حق میں ہر بشر کے پس میں درتیم سے بڑھ کر

شیخ نظام الدین حکیم

امرت سر

اظہار بشارت

ہنر مندی دسی ہے تو ہر اشتہار و اسناد دیکھ سے حقا اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور تم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہیں خیر خواہی عام مقدرہ بازی سے کام ہے۔ مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بتائیں۔

معیار صداقت

بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ ٹھہرایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ پہلے ٹھہرائے اگر مرض دور نہ ہو دوا کا خرچ دو گنا بجہ ہرجانہ و جرمانہ بوجہ صحت کے طالبوں اور بعد کے آمدہ متعدد یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خدا داد کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے

اس خادم الاطبا کو ۸ ۳ سالہ طبیہ تجربات اور فقرا کاملین و سیاحین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اول کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے ہو (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں۔ (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جاوے (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بہ ذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو تو چھ شرطیہ لکھائیے۔ فقط تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد فیصل۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گو نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی اور جن کی دلی مراد بر آئی ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بہ ذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز ٹکٹ ملفوفہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امرا حسب منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنے ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عه	۱۰	قولنج دوری	صه	۱۹	لقوہ	عـ	۲۸	نل انتزا	صه
۲	جس کی اولاد چھوٹی مر جاوے	صه	۱۱	سوزاک	صه	۲۰	بھگندر	ـہ	۲۹	طول و عرض و عمق کو زندگ	صه
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ	صه	۱۲	سرعت	ـہ	۲۱	ناسور	عـ	۳۰	خضاب سالانہ	ـہ
۴	جس کا حمل ۴۔۵ ماہ گر جاوے	صه	۱۳	جریان	عـ	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صه	۳۱	نزلہ و زکام	عـ
۵	کمزوری	عه	۱۴	غلط کاری	صه	۲۳	ادھرنگ	عه	۳۲	تسہیل ولادت	ـہ
۶	مرگی	صه	۱۵	گنٹھیا	عـ	۲۴	ضیق النفس	عه	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	ـہ
۷	تپ دق	عه	۱۶	سفیدی آنکھ	عه	۲۵	لیپھ	صه	۳۴	تیجا چوتھیا روزمنہ	عه
۸	ضعف باہ	صه	۱۷	ضعف بصر	عـ	۲۶	آتشک	صه	۳۵	ضعف ہضم	صه
۹	ضعف جگر	عـ	۱۸	سنبل	عـ	۲۷	آتشک کل بدن	عه	۳۶	مسہر سام	ـہ

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرت سر چوک ڈیوڑھی کرموں

ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لیئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اُٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیئے کافی ہے۔ مبلغ عگا۔ ممیرے کا سفید سُرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ عہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ۔ مصری سُرمہ فی تولہ ۴ر۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔ **المشتہر** پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنا کہتے ہیں۔ جلن کمزوری نظر۔ ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سُرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس سے ہر کسی کے لیئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لیئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیئے ممیرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم مسانگلے صاحب بہادر۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اُتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑتے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سُرخ اور دُکھی ہوئی تھیں۔ انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اس کی بینائی میں اس قدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں۔ صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میا سنگھ صاحب تسلیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہو گا۔ کہ بندہ نے آپ سے ممیرے کا سفید سُرمہ منگوایا تھا۔ جس نے جادو کا اثر دکھایا یعنی ایک عورت کا نام مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا۔ اور بسبب پُرانی ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا۔ اور مریض دعاگو ہے بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپنے ایسی نادر دوا کو اسقدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام ہے۔ لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلاتعلق تاکید کرتا ہے۔ کہ بوقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو۔ اس اکسیر بلکہ حیات چشم (سُرمہ ممیرہ) کے استعمال کرنیکا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ ممیرے کا سُرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر بابن سنگھ اسپتال اسسٹنٹ کوٹ لدھا ڈسپنسری

۴۔ جناب من۔ میری آنکھ میں ایک مرض ہے جسکا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری و کیلپ صاحب وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سُرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب دُھند او کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیں۔
دستخط سردار صالح محمد خاں دُرانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خاں صاحب مرحوم والی ترکستان۔ ۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے الائنس بینک مارچ ۹۵ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ یعقوب علی (تراب) مینیجر و پراپرائٹر کیلئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوگیا

سچائی کا فیصلہ
سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو۔ اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو۔ یہ کامل ثبوت سچائی کا ہے۔
اکسیر حافظہ
فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ہر ایک شخص خصوصاً طلباء کو اس کی اشد ضرورت ہے۔
خارش کی حکمی دوائی
تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے اور اعادہ کا اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے۔
دوائی ہاضمہ
بدہضمی۔ درد شکم۔ قراقر و نفخ۔ امتلاء۔ ڈکار۔ ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید۔ قیمت فی ڈبیہ
دوائی آتشک
یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ خوبی یہ کہ منہ نہیں آتا۔ غذا گوشت پلاؤ۔ شراب کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے۔
سرمہ سلیمانی
ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیا بند کو اکسیر۔ چھوٹ جاتی ہے اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔
سفوف مرہم آتشک
تین پڑیاں کھانی ہیں۔ زخم پہلے دن خشک اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں۔ خرچ پر مفت
اعجاز مسیحی
اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو کر نامرد مرد اور مرد جوان مرد ہو جاتا ہے۔ قیمت
عصائے پیری
رقت اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی۔ تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں۔ تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت
دوائی وجع المفاصل
یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے۔ قیمت صرف
تریاق سوزاک
سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ اسم بامسمی ہے۔
نسوار
جملہ امراض دماغی کو مفید۔ درد سر۔ شقیقہ۔ سرخی چشم۔ نزلہ زکام۔ دوائی بے نظیر۔ خرچ پر مفت۔
جادو کی گولی
جسم کے کسی حصہ میں بلغمی یا ریحی درد ہو تو ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔
حبوب بواسیر
جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں ہماری حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے۔ قیمت
لگانے کی دوائی
اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس کو اکسیر کہنا بےجا نہ ہوگا۔ قیمت
دوائی درد گردہ
درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے۔
المشتہر خاکسار غلام احمد بمکان منشی حسین بخش اہلمد نوشہرہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

خطبہ (یعنی) موعظت

(جو ۳۰ ستمبر ۱۸۹۸ء بروز جمعہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا)

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ ونبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

واضرب لہم مثل الحیوٰۃ الدنیا کماءٍ انزلنٰہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریٰح وکان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ مقتدرا۔

یعنے ان لوگوں کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال یوں بیان کر کہ دنیوی زندگی گویا اوس پانی کے مشابہ ہے جسے ہم نے بادلوں سے اُتارا پھر اوس سے سبزہ مل گیا پھر وہی سبزہ چورہ چورہ ہوگیا اور ہوائیں اوسے اِدھر اُدھر اڑائے پھرتی ہیں اور خدا تعالےٰ تو ہر چیز پر پورا اقتدار رکھتا ہے حیوٰۃ الدنیا کی مثال بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ اس تجربہ میں آئی ہوئی بات سے اس امر کو ثابت کرے جو خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے لوگوں کی مخالف کرنیوالوں سے پیش آتا ہے دیکھو وہ خوشنما اور لہلہاتا ہوا سبزہ جو صبح کو آنکھوں میں طراوت اور دل کو سرور دیتا تھا دم زدن میں زرد ہوکر ہوا کے جھونکوں کے ساتھ اڑتا پھرتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ اون لوگوں کو (جو اولاد اور دولت اور شوکت پر بھروسہ کرتے ہیں اور اپنی ذاتی وجاہت پر نازاں ہوتے ہیں اور مامور من اللہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں) متنبہ کرتا ہے کہ ہم اونکو اوسی سبزہ روئیدہ کیطرح زرد کرکے ہوا میں اُڑا دینے پر قادر ہیں۔ جسطرح زمیندار اس جنبرہ کو خصوصاً صبح کو لہلہاتے دیکھکر خوش ہوتا ہے کہ اب میرے گھر غلہ ہی غلہ ہوگا اور میں صاحب ثروت ہو جاونگا۔ مگر وہ اوس نامبارک گھڑی کے آنیسے بے فکر ہوتا ہے جبکہ ہوا اوسکے تنکے بکھیر دیتی ہے اور ادہر اُدہر اڑائے پھرتی ہے۔ اسی طرح پر وہ قومیں بھی جو اپنی دولت وشوکت پر نازاں ہیں اور خدا پرستوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالوں کو دہمکیاں دیتی ہیں بڑے بڑے زٹلی ناپاک اور گندے اشتہار شائع کرکے اونکی عظمت کم کرنا چاہتے ہیں خبیث الطبع شقی الفطرت ناز کرتے ہیں کہ ایک قوم ہمارے ساتھ ہے ہم اسکو نیست ونابود کردینگے مگر وہ نہیں جانتے کہ وکان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ مقتدرا اللہ تعالیٰ ہر امر پر اقتدار کامل رکھتا ہے کاش وہ اوس خارجی نظارہ سے سبق لیں اور اُن ہوا میں پراگندہ تنکوں سے عبرت سیکھیں کہ کیونکہ خدا تعالےٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

مال اور بیٹے اسی ورلی حالت کی زینت کا موجب ہیں پر تیرے رب کے نزدیک قابل اجر اور لائق امید سے باقیات صالحات ہیں۔ اس میں یہ اشارہ کہ انجام کار فتح اور عاقبت بخیر اُسی کو میسر ہوگی جس کے ہاتھ سے سدا رہنے والی نیکی سرزد ہو رہی ہے۔ احمق دنیا پرست مال واولاد پر فخر کرتے اور اُن ہی کو بقائے نام اور شہرت دوام کا زندہ اور ابدی ذریعہ سمجھتے اور رسول خدا صلعم کو ان ظاہری باتوں سے مجرد دیکھکر یہ گمان کرتے کہ عنقریب اسکا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگا۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی سنت مستمرہ موکدہ بتاتا ہے کہ ہم بقائے دوام کی خلعت اُسی کو پہنایا کرتے ہیں جس سے ابنائے جنس کی فلاح وصلاح دارین کی یادگاریں قائم رہ جائیں۔ ایک ملعون حیدرآباد دکن کے فلاسفر منشی مورخ سر آون عماد الملک بادشاہوں کے مقبروں اور مصری مناروں کو باقیات الصالحات کہتا ہے۔ محض غلط بات ہے باقیات الصالحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کے زندہ نمونے ہیں اور اس رحمۃ للعالمین کا اسوۂ حسنہ ہے جس سے قیامت تک ایک جہان خدا تعالیٰ کی رضاء اور ابدی زندگی حاصل کر رہا ہے۔ اور سب سے مکمل اور جامع یادگار آپکی قرآن کریم ہے۔ اس میں در اصل پیشگوئی ہے کہ اس مقابلہ اور میدان میں جیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہیگی اس لئے کہ خدا تعالےٰ کی نظر میں وہی مفید وجود ہے اسکی تائید میں وہ آیت ہے واما ماینفع الناس فیمکث فی الارض۔ پھر آگے فرماتا ہے کہ یہ اپنے آپکو بڑے بڑے پہاڑ اور جبل سمجھنے والے عنقریب ذرات گرد باد کیطرح پراگندہ کردئے جائیں گے اور کلمۃ الحق کی راہ میں جسقدر روکیں اور چٹانیں ہیں سب دور کردئے جائیں گی اور ساری سرزمین اسلام کے لئے اور اُس کام کے لئے جسکا نام الباقیات الصالحات ہے صاف میدان اور کشادہ سڑک کیجائے گی۔ عربی زبان میں جبل بڑے بڑے ذی وجاہت شخصوں پر بھی اطلاق ہوا ہے خدا تعالیٰ اس زمانہ کے لوگوں کو بھی جو اُن پہلوں کیطرح بت دنیا کی پرستاری میں [illegible] اور اپنی محدود عقلوں اور تاریک تجربوں پر نازاں ہیں اس سُنت اللہ کی شناخت سے بہرہ مند کرے اور وہ غور کریں کہ اس زمانہ میں کون شخص ایسے عمل کر رہا ہے جنکو باقیات الصالحات کہہ سکتے ہیں لوگوں کی اصطلاح کے موافق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اصطلاح کے موافق۔ یہ کالج علیگڈھ ہوں یا اور کہیں کے زمانہ کی پُرزور رَو کے آگے تنکے کی طرح بہہ جائیں گے پر وہ کاروائی جو محفوظ ذکر کی خدمت کے لئے کی جا رہی ہے۔ اور ٹھیک اسی سُنت پر ابطال باطل اور احقاق حق کے نشان دکھا رہی ہے کبھی کبھی بھی نہ مٹے گی۔ ہماری جماعت کو خوب یاد رکھنا چاہیئے جیسا کہ ہمارے پاک برگزیدہ امام علیہ السلام بھی بارہا فرما چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو اُسی شخص کی زندگی منظور ومحبوب ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو

فٹ نوٹ۔ اس آیت پر تدبر کرنے سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیونکر سعید الفطرت لوگوں کو خبیث طینت انسانوں سے جدا کرتا ہے۔ اور جہاں مخالفان مامور من اللہ کے لئے یہ گھبراہٹ میں ڈالنے والا نظارہ ہے وہاں اوس صادق اور مصدوق انسان کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کے لئے بھی ایک لرزہ ڈالنے والی بات اسکی تہ میں ہے اور وہ یہ ہے کہ جیسے بارش کے وقت ہر ایک قسم کا سبزہ اگتا ہے۔ لیکن تیز ہواؤں اور جھکڑوں میں وہ نیست و نابود ہوجاتا ہے جو اپنی جڑ میں کچھ بھی اصلیت اور حقیقت نہیں رکھتا اسیطرح سے مامور من اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرکے لوگ ابتداً تو ہر کس وناکس ساتھ ہولیتا ہے۔ لیکن ایک وقت آتا ہے کہ اونپر زلزلے آتے ہیں تیز ہوائیں چلتی ہیں اوسوقت دنیا طلبی اور جاہ طلبی کے گرویدہ محض دنیا ہی کے لئے ساتھ ہونیوالے ہوا کے اون جھونکوں کی برداشت نہیں کرسکتے اسلئے اوس گندی جڑی بوٹیوں کیطرح اکھاڑے جاتے ہیں اور خشک ٹہنیوں کیطرح کاٹے جاتے ہیں پس اون لوگوں کیلئے جنہوں نے اس زمانہ میں امام کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اوس آیت میں ایک ڈرا دینے والی بات بھی ہے کہ کمزور اور دل کے کچے مطلب پرستی سے علاقہ رکھنے والے الگ کئے جائینگے اسلئے ہر ایک اپنے دل میں صحیح اور سچا تعلق پیدا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ سے دعا کرو دعائیں مانگو ورنہ بہت خطرناک معاملہ ہے اور امام کے ساتھ

مکتوبات امام الزمان سلمہ الرحمان

مندرجہ ذیل مکتوب میں حضرت اقدس نے خواب کی فلاسفی (حقیقت الرویا) بیان فرمائی ہے۔ علم الرویا پر عربوں نے بکمال تحقیق اور تدقیق سے فلسفیانہ مباحث کئے ہیں اور بڑی بڑی ضخیم کتابیں اس علم میں آجتک موجود ہیں جنمیں خواب کی اصلیت۔ اقسام اور علم تعبیر کی خوب چھان بین کی ہے اس امر پر بحث کرنے کے لئے میں کافی وقت اور گنجائش نہیں پاتا کہ یہ بیان کروں کہ خواب کیا چیز ہے؟ اردو زبان میں کوئی ایسی مبسوط اور مستند کتاب اس مضمون پر نہیں لکھی گئی اور اصل تو یوں ہے کہ کوئی بدون تجربہ صحیحہ ذاتیہ کے لکھہ کیونکر سکتا ہے جب تک کوئی حالت انسان پر خود نہ گذرے وہ جو کچھ اوسکی نسبت بیان کریگا وہ قیاسی اور سماعی باتیں ہونگی۔ بہر حال یہ امر تو مسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الرویا جزءٌ من ستة واربعین جزءً من النبوة کہ رویا صالحہ اجزائے نبوت میں سے چھیالیسواں جزو ہے حضور کے اس ارشاد سے اتنا پتا ملتا ہے کہ خواب صالحہ عموماً واقعات آئندہ کی ایک تصویر عکس ہوتا ہے۔ کیونکہ نبوت کے معنے خبر دینے کے ہیں اور اسکا تعلق عموماً واقعات آئندہ کی خبر پر ہوتا ہے۔ اور جزو رسالت نفرمانے میں یہ ستر معلوم دیتا ہے کہ رویا صالحہ کے لئے رسول ہونا لازم اور ضروری نہیں یعنی کبھی کبھار ایسے اشخاص بھی سچی خوابیں دیکھہ لیتے ہیں جو مامور من اللہ اور مکلم باللہ نہیں ہوتے حدیث میں آیا ہے کہ سچے خواب اوسی شخص کے ہوتے ہیں جو بیداری میں سچ بولنے کا عادی ہو۔ جو لوگ تزکیہ نفس اور مدارج تقوی کو حاصل نہیں کر چکے انکا خواب خواب پریشان یا مزاج اور حواس کے اختلال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر مزکی نفس اور صالحہ آدمیوں کی ایسی رویائے صادقہ ایک شعبہ الہام کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے مقام پر بھی اس نکتہ لطیفہ کو حل کیا ہے کہ لم یبق من النبوة الا المبشرات یعنے نبوۃ میں سے بجز مبشرات کے اور کچھہ باقی نہیں رہا۔ اور مبشرات کی تفسیر بھی خود ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ وہ رویا صالحہ ہے کہ اوسے نیک آدمی دیکھتا ہے اور کوئی اوسکے لیئے دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں لھم البشریٰ فی الحیاۃ الدنیا فرمایا ہے۔

فی الجملہ رویا صادقہ جسکی فلاسفی حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گرامیقدر مکتوب میں بیان فرمائی ہے بجائے خود ایک بہت ہی دقیق مضمون تھا اور اردو زبان میں اوسکے متعلق کوئی رسالہ یا کتاب نہ تھی الحمد للہ اس مختصر سے مکتوب ہی میں حضور نے وہ مشکلات حل کر دئے ہیں جو خواب کے متعلق پیش آسکتی ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

خواب کی فلاسفی تصوف کی جان

مشفقی مکرمی ..... سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ آپکی خواب کے آثار یوں ہی نظر آتے ہیں کہ انشاء اللہ رویا صالحہ و واقعہ صحیح ہوگا مگر اس بات کے لئے کہ مضمون خواب حیز قوت سے حد فعل میں آوے بہت سی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اوس پانی سے مشابہ ہیں کہ جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ میں واقعہ ہے جسکے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے اور نیچے سے پانی شیریں اور مصفّا نکل آوے۔ ہمت مرداں مدد خدا صدق اور وفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فتحیابی ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ گویند سنگ لعل شود در مقام صبر۔ آرے شود ولیک بخون جگر شود۔ گر چہ وصالش نہ بکوشش دہند ہر قدر ایدل کہ توانی بکوش۔ آپکی ملاقات کیلئے میں بھی چاہتا ہوں مگر وقت مناسب کا منتظر ہوں بیوقت حج بھی فائدہ نہیں کرتا اکثر حاجی جو بڑی خوشی سے حج کرنے کے لئے جاتے ہیں اور پھر دل سخت ہو کر آتے ہیں اسکا بھی باعث ہے کہ اونہوں نے بیوقت بیت اللہ کی زیارت کی اور بجز ایک کوٹھے کے اور کچھہ نہ دیکھا اور اکثر مجاورین کو صدق اور صلاح پر نہ پایا دل سخت ہو گیا علیٰ ہذا القیاس ملاقات جسمانی بھی کئی ایک قسم کے ابتلا پیش آجاتے ہیں الا ما شاء اللہ۔

آپکے سوالات کا جواب جو اسوقت میرے خیال میں آتا ہے مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے آپنے پہلے یہ سوال کیا ہے کہ پورا پورا علم جیسا بیداری میں ہوتا ہے خواب میں کیوں نہیں ہوتا اور خواب کا دیکھنے والا اپنی خواب کو خواب کیوں نہیں سمجھتا۔

سو آپ پر واضح ہو کہ خواب اوس حالت کا نام ہے کہ جب بباعث غلبہ رطوبت مزاجی کہ جو دماغ پر طاری ہوتی ہے حواس ظاہری و باطنی اپنے کاروبار معمولی سے معطل ہو جاتے ہیں پس جب خواب کو تعطل حواس لازم ہے تو ناچار جو علم اور امتیاز اور تیقظ بذریعہ حواس انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ حالت خواب میں بباعث تعطل حواس نہیں رہتا کیونکہ جب حواس بوجہ غلبہ رطوبت مزاجی معطل ہو جاتے ہیں تو بالضرورت اوس فعل میں بھی فتور آجاتا ہے پھر بدلالت اوس فتور کے انسان نہیں سمجھ سکتا کہ میں خواب میں ہوں یا بیداری میں۔ لیکن ایک اور حالت ہوتی ہے کہ جس سے ارباب طلب اور اصحاب سلوک کبھی کبھی متمتع اور محظوظ ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بباعث دوام مراقبہ وحضور و استیلاء شوق و غلبہ محبت ایک حالت غیبت حواس اونپر وارد ہو جاتی ہے جسکا یہ باعث نہیں ہوتا کہ دماغ پر رطوبت مستولی ہو بلکہ اسکا باعث صرف ذکر اور شہود کا استیلاء ہوتا ہے۔ اوس حالت میں چونکہ تعطل حواس بہت کم ہوتا ہے اس جہت سے انسان اس بات پر متنبہ ہوتا ہے کہ وہ کسیقدر بیدار ہے خواب میں نہیں اور نیز اپنے مکان اور اوس کے تمام وضع پر بھی اطلاع رکھتا ہے۔ یعنی جس مکان میں ہے

اوس مکان کو برابر شناخت کرتا ہے حتیٰ کہ لوگوں کی آواز بھی سنتا ہے اور کل مکان کو بچشم خود دیکھتا ہے حالانکہ کسیقدر بجذبہ غیبی غیبت حس ہو گئی ہے اور جو انسان خواب کی حالت میں اپنی رویا میں اپنے تئیں بیدار معلوم کرتا ہے یہ علم بذریعہ حواس نہیں بلکہ اس علم کا منشاء فقط روح ہے۔

دوسرا سوال آپکا یہ ہے کہ فناء اتم اعنی غائت المعراج ونہائت الوصال میں علم حق رہتا ہے یا نہیں اول سمجھنا چاہیئے کہ فناء اتم عین وصال کا نام نہیں بلکہ امارات اور آثار وصال میں سے ہے کیونکہ فناء اتم مراد اُس حالت سے ہے کہ طالب حق خلق اور ارادت اور نفس سے بکلی باہر ہو جاوے اور فعل اور ارادت الہی میں بکلی کھویا جاوے یہانتک کہ اُسی کے ساتھ دیکھتا ہو اور اوسیکے ساتھ سنتا ہو اور اُسی کے ساتھ پکڑتا ہو اور اُسی کے ساتھ چھوڑتا ہو پس یہ تمام آثار وصال کے ہیں نہ عین وصال اور عین وصال ایک بیچون اور بیچگون نور ہے کہ جسکو اہل وصال شناخت کرتے ہیں مگر بیان نہیں کر سکتے خلاصہ کلام یہ کہ جب طالب کمال وصال کا خدا کیلئے اپنے تمام وجود سے الگ ہو جاتا ہے اور کوئی حرکت اور سکون اُسکا اپنے لئے نہیں رہتا بلکہ سب کچھ خدا کے لئے ہو جاتا ہے تو اس حالتمیں اوسکو ایک روحانی موت پیش آتی ہے جو بقا کو مستلزم ہے پس اس حالت میں گویا وہ بعد موت کے زندہ کیا جاتا ہے اور غیر اللہ کا وجود اسکی آنکھ میں باقی نہیں رہتا یہانتک کہ غلبہ شہود ہستی الہی سے وہ اپنے وجود کو بھی نابود ہی خیال کرتا ہے پس یہ مقام عبودیت و فناء اتم ہے جو غائت سیر اولیا ہے اور اسی مقام میں غیب سے باذن اللہ ایک نور سالک کے قلب پر نازل ہوتا ہے جو تقریر اور تحریر سے باہر ہے۔ غلبہ شہود کی ایک ایسی حالت ہے کہ جو علم الیقین اور عین الیقین کے مرتبہ سے برتر ہے صاحب شہود تام کو ایک علم تو ہے مگر ایسا علم جو اپنے ہی نفس پر وارد ہو گیا ہے جیسے کوئی آگ میں جل رہا ہے سو اگرچہ وہ بھی جلنے کا ایک علم رکھتا ہے مگر وہ علم الیقین اور عین الیقین سے برتر ہے کبھی شہود تام بیخبری تک بھی نوبت پہونچا دیتا اور حالت سکر اور بیہوشی کی غلبہ کرتی ہے اُس حالت سے یہہ آئت مشابہ ہے فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسیٰ صعقا۔ لیکن حالت تام وہ ہے جسکی طرف اشارہ ہے مازاغ البصر وما طغیٰ یہ حالت اہل جنت کے نصیب ہو گی پس غالباً یہی ہے جسکی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرمایا ہے وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربہا ناظرۃ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۸ مارچ ۱۸۹۳ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۱۰ھ

بقیہ

اداب النبی

پھر یہ مراتب بیان کرنے کے بعد اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی آوازوں کو دھیما کرتے ہیں اونکے دل تقویٰ کے معیار اور محک پر کامل العیار ثابت ہوئے ہیں قرآن کریم کی علت غائی ہے ہدی المتقین اور یہ لوگ تقوی کے امتحان میں پاس ہو چکے ہیں پس وہ کیونکر کامیاب نہونگے۔ متقیوں کے لئے قرآن کریم نے شروع ہی بیان کیا ہے کہ واولٰئک ھم المفلحون۔ یہی لوگ مظفر و منصور ہونے والے ہیں اور یہاں اداب النبی نگاہ رکھنے والوں کے اتقا کو بعد برکھ اللہ تعالیٰ نے ثابت کیا ہے لہذا انکی کامیابی اور فتح وظفر یقینی ہے۔ چنانچہ دنیا میں دیکھہ لو عربوں نے کیسا عروج اور اوج حاصل کیا۔ اس آئت میں یغضون کا لفظ آیا ہے قرآن کریم کے دوسرے مقام پر بھی یہ لفظ آیا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم مومنوں کو کہدے کہ آنکھیں نیچے کرکے چلا کریں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یعنے کسی کی بات کان لگاکر مت سنیں جو اس سے مخفی رکھنے کے لئے کی گئی ہے اور کسی طرف بدنظری سے نہ دیکھیں اسمیں انکی تزکیہ نفس کی سبیل ہے اور یہ اُن کے لئے بہتر ہے۔

میں ناظرین کو پھر قرآن کریم کے دوسرے مقام پر لیجاتا ہوں جہاں مزکی نفس کے لئے ایک لطیف وعدہ ہے وہاں فرمایا ہے قد افلح من زکٰھا۔ مظفر و منصور ہونیوالا وہی ہے جسنے تزکیہ نفس کیا اور تزکیہ نفس کی سبیل قرآن نے اس اوپر والی آئت میں بتلا دی ہے اور عرب کی زندہ تواریخ سے اسکا ثبوت دیدیا ہے اب کون ہے جو فلاح نہیں پا سکتا کون ہے جو [illegible] کا [illegible] ہو [illegible] اور بشارت ہے اسکے لئے جو قرآن کریم کی بتلائی ہوئی راہوں پر کاربند ہوتا اور فائدہ اٹھاتا ہے۔ اللہ اللہ کیسا لطیف نظام قرآنی ہے ایک امر بطور دعوے کے بیان کیا ہے پھر اسکی دلایل بھی ساتھہ ہی بیان کردئے ہیں اور اُسکے حصول کے ذرائع اور موانعات کا تذکرہ کرتے ہوئے ثمرات اور نتائج کی بھی تشریح کی ہے اُس کامل انسان پر بےحد و بےشمار صلواۃ اور سلام ہوں جو ایسا بلیغ کلام لیکر آیا۔

اب بھی وہ وقت آیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واجب الاحترام جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآن کریم کی تعلیم کو پھر ایک بار زندہ کرنے کے لئے آیا ہے۔

لاریب اگر ایسا نہوتا تو آیات قرآنی بطور ایک کتھا یا کہانی کے سمجھی جاتیں اور فسانہ سے بڑھ کر انکی وقعت نہوتی مگر صدق اللہ العلی العظیم۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہم نے اُس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں خدا تعالیٰ نے اب چاہا ہے کہ دنیا میں پھر وہی نمونہ قائم کرے اور قرآن کریم کے زندہ خوارق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی اعجاز کو از سرِ نو تازہ کرے۔ اور صحابہ کرام کا نمونہ دکھاوے۔

آج بھی تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب موجود ہے ہاں امام آیا ہے کہ وہ آیات قرآنی کو زندہ کرے۔ وہ اپنی ذاتی تجربہ سے اوسکی تصدیق کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوارق کو تازہ کرتا ہے ورنہ کسی مولوی یا ملاں سے پوچھو کہ اس آئت قرآنی کے بجز الفاظ کے کیا معنے ہیں تو کچھ نہیں بتلا سکتا۔ پس کیسے ہی مبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس مبارک زمانہ کو پایا اور امام وقت کو پہچانا۔ مگر یاد رکھو کہ صرف امام وقت کو پہچان لینے یا اُسکے ساتھ برائے نام تعلق پیدا کرنے سے فلاح و فوز کے درجات حاصل نہیں ہو سکتے جب تک کہ اداب النبی کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔

کیونکہ خدا شناسی اور خدا پرستی کی راہوں کی تعلیم

مقام عبودیت اور فناء اتم کی تشریح ۔

بیٹھنے والا تو وہی معلوم ہوتا ہے اگر اسکے اداب اور مراتب کا لحاظ اور خیال نہیں تو سچا استفادہ حاصل ہو نہیں سکتا۔

پھر اُن لوگوں کے لئے ازبس ضروری ہے جو اس پاکیزہ مجلس میں بیٹھتے ہیں کہ اس مجلس کے اداب سے واقفیت حاصل کریں اور پھر اُنپر عمل درآمد کریں جو اداب نہیں سیکھتا اور پھر عمل نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے کیونکہ یہ مجلس خدا نما ہوتی ہے۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے اور آپکو جو اس مجلس خدا نما میں شریک ہیں اداب اور مراتب کی ضروری تعلیم دے۔ کیونکہ اُسکی توفیق کے بدوں کچھ نہیں ہو سکتا۔ آمین۔ بالآخر میں اپنے ناظرین کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ سورہ حجرات کی ابتدائی آیتوں پر غور کریں۔

بیعت

۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۸ء کو میرے مخدوم زادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد نے اپنے قابل ناز باپ نال مقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اس امر کا اظہار بھی شاید نامناسب نہو کہ ام المومنین نے بھی امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت فرمائی۔ میرے مخدوم مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی کی وہ صدا ابتک میرے کانوں میں گونجتی ہے کہ ایک راستباز کی صداقت کا بدیہی اور دو دو چار کی طرح صرف یہی ثبوت ہے جو ایک موقع پر بیٹے مولوی حسن علی مرحوم کو بتلایا۔ کہ اول راستباز کو بذات خود علی البصیرۃ اپنے مامور من اللہ ہونے پر یقین ہو اور اُسکا ثبوت یہ ہے کہ اُسکی عملی حالت دیکھنی چاہیے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنے رسول ہونے پر ایمان تھا اُسی کے موافق جہاں احکام سناتے تھے خود بھی اپنی رسالت پر ایمان لاکر اُنکی بجا آوری میں رات دن کر دیتے تھے۔

دوم اُس مامور کے بے تکلف احباب و اصحاب بھی اوسپر ایمان لائیں مولانا صاحب نے فرمایا کہ میرے نزدیک بے تکلفی کی فلاسفی تعلقات زن و مرد سے بڑھ کر نہیں ہے اس لئے اُس مامور کی عورت بھی اُس پر ایمان لاتی ہے یا نہیں سو جیسے ازواج مطہرات میں دیکھتے ہیں کہ وہ کسطرح پر رسالت پر ایمان لائیں آج بھی یہ دو نو نظارے بچشم خود دیکھ کر ہمارے ایمان تازہ ہوتے ہیں اور اقرار رسالت آنحضرت صلعم پر ایک نیا ذوق روح حاصل کرتی ہے۔

خود حضرت اقدس کو اپنی ذات پر مامور ہونیکا ایمان ہے گویا مرزا غلام احمد کا وجود ایک حیثیت سے اپنے ساتھ ماموریت کا واسطہ رکھنے والی ہستی پر ایمان لاتا ہے ایسا ہی ام المومنین بھی حضور کو امام الوقت سمجھتی ہیں جیسا کہ عملی حالت سے پتہ لگتا ہے یہ مضمون تفصیل طلب ہے اور انشاء اللہ مولوی عبد الکریم صاحب کی تقریر سالانہ جلسہ کے ضمن میں نہایت وضاحت سے درج ہے۔

کلمات طیبات

۲۴ر اکتوبر کی صبح کو بعد نماز فجر فرمایا کہ "رات کو بعد تہجد لیٹ گیا تو تھوڑی سی غنودگی کے بعد دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سرمہ چشم آریہ کے چار ورق ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ آریہ لوگ اب خود اس کتاب کو چھپوا رہے ہیں" تعبیر میں فرمایا کہ شاید اس سے یہ مراد ہو کہ آریہ لوگوں کے جو بعض حجاب اور وساوس ہماری پیشگوئیوں مثل پیشگوئی متعلقہ لیکھرام وغیرہ کے متعلق ہیں وہ دور ہو جاویں اور اُنپر اصل حقیقت کا انکشاف ہو جاوے۔ مقدمہ کلارک میں رلیا رام جو ایک وکیل آریہ تھا جب امرتسر کے سٹیشن پر مجھ سے ملا تو اُسنے صاف کہا کہ میں بلا فیس اس مقدمہ میں اس لئے گیا تھا کہ شاید قتل لیکھرام کا کوئی سراغ ملے کیونکہ اوسکے قتل کا یقین ہمکو آپ پر تھا۔ ایسا ہی اور اقوام کو ایسا خیال ہو سکتا ہے پس اس خواب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اونپر اصل حقیقت کھولکر حجت ملزمہ قائم کردے۔ پھر فرمایا کہ بٹی والے جو اشتہار دکھائے گئے تھے انمیں بھی یہی تھا کہ وہ لوگ خود چھپوا رہے ہیں۔

اس پر مولانا مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ جب وہ امر پورا ہوگا جسقدر عظمت اور قدر ہمکو ہوگی اور لوگوں کو کہاں ہم تو دیکھتے ہیں کہ کیسے مشکلات درپیش ہیں حضرت نے فرمایا کہ بے شک صرف اسی میں نہیں بلکہ ہر دعا اور پیشگوئی کی عظمت اور قبولیت میں یہی حال ہوتا ہے مثلاً اگر کسی لق و دق میدان میں جہاں ہزارہا کوس تک پانی نہیں ملتا کوئی شخص دعا کرے اور خدا تعالےٰ اپنے فضل سے اُسے پانی کا پیالہ عطا کرے تو اس امر کو مجمل طور پر اون مشکلات اور لوازمات کو نظر انداز کرکے بیان کیا جاوے تو لوگ جو کل حالات پر آگاہ نہیں بجائے عظمت کے ہنسی کریں گے مگر جب مشکلات سے واقف ہوں تو پھر ایک خاص عظمت اور ہیبت سے اُسکو دیکھیں گے ایسا ہی اگر کوئی ناخواندہ اور اُمی آدمی انگریزی کی کتاب پڑھ جاوے تو اُسکی اُمیت سے واقف لوگ اُسے عظمت کی نگاہ سے دیکھیں گے مگر ایک ایم اے اور بی اے اگر اُس کتاب کو پڑھ جاوے تو چنداں کیا بالکل وقعت ندیں گے معمولی امر خیال کریں گے۔

غرض ہر ایک امر کی عظمت اور عدم عظمت اُسکے حصول کے لوازمات اور مشکلات پر ہوتی ہے پھر فرمایا کہ لوگ اس امر کو بھی جھوٹ جانیں گے جو ہم نے لکھدیا ہے کہ میری تیس ہزار دعائیں کم از کم قبول ہوئی ہیں مگر میرا خدا خوب جانتا ہے کہ یہ سچ ہے اور اسمیں ذرا بھی جھوٹ نہیں کیونکہ ہر ایک کام کے لئے خواہ دینی ہو خواہ دنیوی دعا کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُسے موزون اور طیب بنا دیا ہے۔

عربی تصنیفات میں ایک ایک لفظ دعا ہی کا اثر ہے ورنہ انسانی طاقت کا کام نہیں تحدی کرے اگر دعا کا اثر نہیں تو پھر کیوں کوئی مولوی یا اہل زبان دم نہیں مار سکتا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ اہل زبان کے رنگ اور محاورہ پر ہماری کتب تصنیف ہوئی ہیں ورنہ اہل زبان بھی سارے اس پر قادر نہیں ہوتے کہ کل مسلم محاورات زبان پر اطلاع رکھتے ہوں پس یہ خدا ہی کا فضل ہے۔

قرآن کریم کے لطیف نوٹ

نمبر ہشتم

سورۃ البقرہ رکوع (۳)

پہلے یہ بھی مناسب سمجھا ہے کہ ان نوٹس میں افعال کے صیغہ وغیرہ بھی بتلاتا جاؤں تاکہ ناظرین کو اور بھی مدد ملتی جاوے اور اس طرح پر انکو عربی زبان کے سیکھنے میں بھی گونہ آسانی ہو۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین ط

لوگو! جب تمکو حصول سکون کے لئے عبادت الہی کرنی چاہیئے تو تم مرضی الہی کے معلوم کرنے کیواسطے خود ہی مان لوگے کہ کلام الہی کی ضرورت ہے مگر شناخت و تصدیق کلام الہی کے لئے کیا معیار رہو؟ سنو اسکا جواب ہم دیتے ہیں۔

ترجمہ آیت۔ اگر تم شک میں ہو جو کچھ ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے (اور تم اُسے اُسکی خانہ زاد تصنیف قرار دیتے ہو) تو بھلا تم بھی اُسکی سورۃ کے برابر کوئی سورۃ لکھ لاؤ (کیونکہ مصنوعی چیز تو آخر مصنوعی ہے جب ایک انسان بنا سکتا ہے تو دوسرا انسان بھی اُسکو بنا ہی لیگا اس لئے کہ وہ قویٰ بشری کے احاطہ میں ہے) اور یہ بھی تم کو عام اجازت ہے کہ تم اللہ تعالےٰ کے سوا اور تم جس سے چاہو مدد لے لو اور ساتھ ملا لو ہاں اگر تم سچے ہو تو۔ پھر اتنی کھلی اجازت میں تم مقابلہ کرو مگر یاد رکھو کہ اگر تم مقابلہ نکر سکے اور ہرگز نہیں کر سکوگے (کیونکہ قدرتی اشیاء مصنوعی ہوں کیونکر) پھر اُس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن پتھر اور آدمی ہیں اور وہ منکروں کے لئے طیار کی گئی ہے۔

کنتم (تم ہو) صیغہ جمع حاضر مذکر فعل ماضی (نوٹ) کان فعل ناقص ہے افعال ناقصہ اسلئے کہلاتے ہیں کہ وہ بدون اظہار صفت فاعل کے فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے) کان اپنے دیگر افعال ناقصہ کی طرح اپنے فاعل (اسم) کو رفع اور خبر (صفت فاعل) کو نصب دیتا ہے۔ کان جب اول ماضی میں لگایا جاوے تو اُسے ماضی بعید اور اول مضارع میں لگانے سے اکثر ماضی استمراری بنا دیتا ہے۔

کان مضارع مجزوم کا نون خصوصاً حذف کرتا ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہو۔ (مضارع پر جب ان۔ لم۔ لما۔ لام امر۔ لائے نہی آتے ہیں تو آخر مضارع کو جزم دیتے ہیں)

کان فعل تامہ بھی ہوتا ہے جب کہ صرف فاعل پر تام ہو جاوے اور اسوقت حصل و ثبت کے معنے دیتا ہے جیسا کہ اسجگہ وان کنتم فی ریب الآیۃ میں ہے نزلنا (ہم نے نازل کیا) صیغہ جمع متکلم فعل ماضی از باب تفعیل مصدر تنزیل ثلاثی مزید فیہ ثلاثی مجرد نزل

فاتوا (پس ڈرو تم) ف حرف عطف (یہ حرف کبھی ترتیب کے لئے آتا ہے مگر ترتیب لازم نہیں جیسے جاء زید فعمرو یعنے زید آیا اور اُسکے بعد عمرو) کبھی تعقیب کے لئے (جیسے تزوج الرشید فولد لہ)

اتوا۔ صیغہ جمع حاضر امر مصدر ایتان اصل میں ایتوا تھا ی پر ضمہ ثقیل تھا حذف ہوا التقائے ساکنین کے سبب ی گر گئی۔

(علیٰ) حرف جر ہے جو اسم پر داخل ہو کر اُسے جر دیتا ہے اور مفصلہ ذیل معنوں میں آتا ہے (۱) استعلا (۲) ضرر (۳) شرط (۴) تعلیل (۵) لکن (۶) بمعنے فی (۷) بمعنے من و

ادعوا (پکارو تم) صیغہ جمع حاضر امر صفت اقسام میں سے یہ ناقص ہے یعنے جسکے لام کلمہ میں حرف علت ہو) ناقص واوی از باب نصر ینصر۔ سے الدعاء والدعوۃ (بلانا پکارنا) ادعوا اصل میں ادعووا تھا واو پر ضمہ ثقیل تھا حذف ہو۔

لم تفعلوا صیغہ جمع حاضر فعل نفی جحد بلم (نکیا تم نے) مصدر فعل از باب فعل یفعل ماضی و مضارع مفتوح العین۔ لم جب مضارع پر آتا ہے تو آخر مضارع کو جزم دیتا ہے اور معنوں کو ماضی منفی کے [illegible] دیتا ہے۔

لن تفعلوا (ہرگز نکروگے تم) صیغہ جمع حاضر فعل نفی تاکید بلن۔ جب حرف لن مضارع پر آتا ہے تو آخر کو نصب دیتا ہے اور معنی کو منفی مستقبل کے معنے کر دیتا ہے۔

اتقوا (بچو تم ڈرو تم) صیغہ جمع حاضر امر اصل اوتقیوا تھا واؤ کو ت کرکے ت کے ساتھ ادغام کیا۔

اعدت (طیار کی گئی) صیغہ واحد مونث فعل ماضی مجہول مصدر اعداد از باب افعال

قرآن نے تحدی کیوں کی ۱۔ انسان فطرتاً کسی حاکم کی تعمیل نہیں کر سکتا جب تک کہ حاکم کے رعب۔ سطوت۔ و جبروت کا اُسے علم نہو اور جسکی عدم تعمیل کیصورت میں اُسکو یقین ہو کہ حاکم انتقام لینے کی پوری طاقت رکھتا ہے چونکہ خدا تعالیٰ براہ راست ہر ایک انسان سے کلام نہیں کرتا اس لئے اگر وہ بالکل تحدی کے بدون ہو تو ایسے لوگ جو خود خدا تعالیٰ ہی کی ذات پر ہزارہا وساوس پیش کرتے ہیں اُسے کیونکر مانیں ۲۔ فطرتاً انسان کے دل میں کسی دعوے کی دلیل کیطرف خیال دوڑتا ہے اور قرآن کریم کا یہ بلیغ نظام ہے کہ وہ اپنے دعوے کے ساتھ دلیل بیان کرتا ہے شروع قرآن میں ذالک الکتاب لا ریب فیہ دعوے کیا تھا اور ان کنتم فی ریب دلیل بیان فرمائی ہے۔

نزلنا۔ ہم نے نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو واحد لاشریک ہے جمع متکلم کی ضمیر سے اپنے آپکو ظاہر فرمایا ہے اس میں راز اور سر یہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں جمع متکلم کا صیغہ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے اُس کام میں اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان وسایط ہیں۔

چونکہ کلام الٰہی بتوسل ملائکہ نازل ہوتا ہے اسلئے فرمایا نزلنا علی عبدنا۔

علیٰ عبدنا کیوں کہا؟ | علیٰ عبدنا۔ ہمارے اپنے بندہ پر۔ عبد کے لفظ میں کیا راز ہے پامال زمین کو عبد کہتے ہیں اور عبد کے معنے پست اور ذلیل کے ہیں یعنی جس نے اپنے آپ کو الوہیت کے مقابلہ میں ایک ناچیز ہستی بنا دیا ہو تکلم الٰہی کے لئے عبد ہونا ضروری ہے جب تک عبودیت کاملہ نہو الوہیت کے پر تو کو وہ کشش نہیں کر سکتی۔ ایک دوسرے مقام پر بھی اللہ تعالیٰ نے اس فلاسفی کو حل کیا ہے۔

عباد الرحمٰن | وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا الی الآیۃ یہاں نزول کلام الٰہی کا ذکر ہے اور کلام الٰہی کے نزول کا باعث اللہ تعالیٰ کی وہ صفت الرحمٰن ہے جسکے لئے فرمایا الرحمٰن علم القرآن پس تعلیم قرآن کے لئے وہ تمام صفات اسی عبد اللہ میں ہونی چاہئیں جو عباد الرحمٰن کے ذیل میں سورۃ الفرقان کے آخر میں بیان فرمائی گئی ہیں ان صفات کے بدرجہ کامل متصف ہونے پر وہ عبد الرحمٰن یا عبد اللہ کہلاتا ہے اور خدا تعالیٰ اُسے اپنے مخاطبہ کا شرف دیتا ہے۔

پس یہاں عبدنا کے لفظ میں یہ بھی مرکوز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اور پاک۔ قابل تقلید۔ اور کامل زندگی کو بھی پیش کیا ہے اور اس اعتراض کو بھی ضمناً رفع کر دیا ہے جو یہ کہتے کہ لولا یکلمنا اللہ کیا ہوتا اگر خدا ہمارے ساتھ بولتا وغیرہ۔

پس یاد رکھو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع و اقدس شان ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے اور حضرت کے اسم گرامی اور عبدنا کے لفظ کو پیش کر کے لولا یکلمنا اللہ کہنے والوں کو ملزم کیا ہے کہاں ہیں نادان معترض! اور کدھر ہیں آفتاب صداقت پر تھوکنے والے اپنی تخریب و تذلیل کے شائق! جو اس مقدس رسول کی زندگی پر حرف رکھتے ہیں وہ دیکھیں کہ اسے کیا خطاب ملا ہے عبدنا کا مقدس لفظ کیا کسی دوسرے انسان پر بولا گیا ہے کس مقدس و مطہر انسان کے سوا کوئی عبد اللہ کہلا سکتا ہے بہر حال عبدنا کے لفظ میں بھی سر تھا جو میں نے مختصر طور پر بیان کیا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اُس نے مجھے تفہیم فرمائی و الحمد للہ علیٰ ذالک

فاتوا بسورۃ من مثلہ اُسکی مانند کوئی سورۃ تم بھی لے آؤ۔

کہیں دس سورۃ کہا یہاں سورۃ کیوں کہا | قرآن کریم پر نظر کرنے سے اور الٰہیات کی فلاسفی پر فکر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ الہام میں ہمیشہ ترقی ہوتی ہے اسلئے اولاً مثل القرآن کی تحدی کی گئی پھر عشر سورۃ کی پھر ایک سورۃ کی مثال کے لئے کہا گیا۔

سورۃ کا لفظ کم سے کم تین آیتوں پر بھی بولا گیا ہے اور آیۃ کا لفظ یہاں اسلئے بھی نہیں فرمایا گیا۔ کہ آیۃ عموماً خوارق پر بھی بولا جاتا ہے اور یہاں خصوصیت مراد نہیں بلکہ ہر پہلو میں قافیہ تنگ کرنا ہے۔

قرآن کس باتمیں مثال مانگتا ہے | سوال ہوا ہے کہ قرآن کس بات میں مثال مانگتا ہے بعض من مثلہ سے مراد خوارق اور پیشگوئیاں لیتے ہیں بعض فصاحت و بلاغت قرار دیتے ہیں بعض تعلیم الغرض مختلف اقوال ہیں مگر قرآن نے ظاہر نہیں کیا بلکہ یہ عام تحدی کی ہے۔ کیسی ہی مثال پیش کرو۔ کسی معاملہ میں نظیر لاؤ۔ لاؤ یہی کیونکہ قدرتی چیز اپنے ہر پہلو میں ایک بے نظیری رکھتی ہے جو مصنوعی چیز میں نہیں ہوتی اور اس عمومیت میں یہ لطف ہے کہ تا کسی کو کوئی کہنے کا موقع نہ ملے کہ فلاں مضمون میں مشق اور کمال بہم پہونچا کر چیلنج کر لیا اس لئے عام کر دیا کہ کسی بات میں مثال لاؤ۔ اور یہ قرآن کریم کی اور بھی عظمت کی دلیل ہے۔

وادعوا شہداءکم | اور تم اپنے رفقاء اور معاونوں کو دہائی دیکر پکارو۔ وادعوا کے معنے دہائی دو دہائی اسی سے بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

یہ طرز ایسا ہے کہ اہل عرب کو بڑی غیرت دلائی گئی ہے جسکو عرب والوں کی تاریخ جاننے والے خوب جانتے ہیں کہ وادعوا کے لفظ کیسی غیرت دلائی گئی ہے۔ اگر قلت گنجائش نہ ہوتی تو میں بیان کر دیتا بہر حال شہداءکم بھی عام ہی جیسے طلب مثال و نظیر میں عمومیت ہے ایسا ہی شہداءکم میں بھی عمومیت ہے کہ خواہ کسی فن و علم میں نظیر لاؤ۔

نظیر نہ لا سکو گے۔ | پھر یہیں تک اکتفا نہیں کیا اور بطور پیشگوئی کے کہدیا کہ تم ہرگز ہرگز نظیر لانے پر قادر ہی نہ ہو سکو گے غور طلب امر یہ ہے کہ کیا منصوبہ باز انسان یا قیافہ شناس مدبر کبھی اس قسم کا دعوے موکد کر کے بیان کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں فان لم تفعلوا ولن تفعلوا سے اس بصیرت کا پتہ ملتا ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے پر تھی۔

نظیر نہ لائے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ | عرب جیسی جنگ جیل پر اور ہار کھانے میں قوم کو ان آیات میں تین مختلف طریقوں پر غیرت دلائی ہے۔

اولاً وادعوا شہداءکم کہہ کر
ثانیاً فان لم تفعلوا ولن تفعلوا کہہ کر
ثالثاً و آخراً نظیر نہ لانے کی صورت میں ایک خوفناک وقت کا پتہ دیا۔ کہ تم اُس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

الحجارۃ پتھر کو کیوں آگ میں ڈالا جاویگا اس لئے کہ پتھر تو انسان کا خادم بنایا گیا ہے پھر اگر نادان انسان خادم کو مخدوم اور پھر مخدوم سے معبود بنا لے تو کیا برا معلوم ہوتا ہے۔

پتھر ایندھن نہیں ہوگا؟ | دو پتھروں کے ٹکرانے سے خود آگ پیدا ہوتی ہے پس جو آدمی پتھروں کی پرستش کرتا ہے اُسکا دل بھی وہی تاثیرات سنگدلی کی لیتا ہے اور پھر سنگدلی اور معبود پتھر کے ٹکرانے سے جو نتیجہ ہوگا وہ ناظرین خود سمجھ لیں کیا دونوں سے آگ نہ نکلے گی؟ ضرور اسی لئے دونو ایندھن ہوئے۔

النار کیوں کہا؟ | نظیر نہ لانے پر النار سے کیوں ڈرایا۔ اس سزا کو کیا مناسبت ہے قرآن

کریم میں نتائج کو اعمال سے خاص مناسبت ہے اور قرآن العزیز میں قرآن کا نام نور بھی ہے نور کا مقابلہ کرنے والوں کے لئے وہی نور جلا دینے والی آتش نہو تو کیا ہو دوئم - نار سے مراد لڑائی بھی ہوتی ہے اس سے ایک عظیم الشان ہونیوالی جنگ میں کامیاب ہونے کی خبر دی جس میں دشمن سب ہلاک ہوجاویں گے جو جنگ بدر وغیرہ وغیرہ میں ہوگی۔ اور سب دشمن نار حرب کا طعمہ ہوئے۔

ناشکروں کے لئے بھڑکائی گئی ہے -

قرآن کریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لئے اُٹھنا کیا یہ ناشکری اور کفران نعمت نہیں ہے؟ پھر اسکا نتیجہ وہ کیوں نہو جو ناشکر گذاروں کے لئے ہونا چاہئے بھسم کرنے والی آگ کا وہ ایندھن ہوں کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے اور کیسی صراحت کے ساتھہ دنیا میں اپنے نمونہ سے پوری ہوئی اور آخرۃ کیلئے نار جہنم کا ثبوت مل گیا - النار کے لفظ میں یہ امر رکھا تھا کہ وہ نادان مقابلہ کرنے والے طعمہ نار حرب ہونگے ورنہ السعیر بھی ہو سکتا تھا - النار کا لفظ بیان فرمانے میں یہ بھی سر معلوم دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے ہلاک اور تباہ ہوجائیں گے اور ایسا ہی ہوا - اور آخرۃ میں نار جہنم کے طعمہ ہوں گے -

اعدت للکافرین کے مقام پر امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں بہت ڈرانے والی آئت ہے کیونکہ اللہ تعالے فرماتا ہے اے گنہ گار وآگ کافروں کے لئے بنائی گئی ہے تم کیوں اُسکی طرف جاتے ہو -

بہرحال اس آئت میں قرآن کریم کی عظمت - اپنی کامیابی کی بشارت اور دشمنوں کی ذلت اور تباہی کی پیشگوئی کی گئی ہے جو قیامت تک پوری ہورہی ہے - والحمد للہ علیٰ ذالک -

---

الانذار دست بدست فروخت ہورہی ہے - قیمت ۴ر

سید خصیلت علی شاہ مرحوم

میرے مکرم دوست میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے مرحوم خصیلت علیشاہ صاحب کے حالات ایک رسالہ کی صورت میں لکھے ہیں اور ارادہ کیا ہے کہ انکو چھاپ کر مفت تقسیم کیا جاوے۔ ان حالات کے جمع کرنے میں اس امر کو خصوصیت سے دکھایا ہے کہ مرحوم نے حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان سے تعلق پیدا کرنے کے بعد فیوضات الہی سے کیا حاصل کیا؟ اور کیسی تبدیلی کی اسکے لئے خود مرحوم کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی یادداشتیں ملی ہیں جنمیں وہ خواب اور رویا لکھے گئے ہیں جو بعد بیعت مرحوم نے دیکھے یہ رسالہ قابل دید ہے ہمارے مخالفین پر عملی حجت ہے اور خود ہمارے لئے ایک عمدہ سبق ہے جو لینا چاہئیں وہ آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں - (ایڈیٹر)

ضرورۃ الامام

حضرت اقدس کی تازہ اور جدید تصنیف جو ابھی چند روز میں **مطبع ضیاء الاسلام** سے طبع ہوکر نکلنے والی ہے وہ مندرجہ بالا نام کی کتاب ہے - اس کتاب کا مضمون کیا ہے؟ وہ خود اسکا نام بتلا رہا ہے - اسمیں نہائت وضاحت اور صراحت کے ساتھہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضرورۃ امام ہونیکا ثبوت دیا ہے -

اکثر لوگ غلط فہمی سے امام کی ضرورۃ پر بحث کیا کرتے تھے یا پوچھا کرتے تھے کہ مرزا صاحب کیا بنایا؟ اس کتاب میں اُن لوگوں کے اعتراضات کو خوب رفع کیا ہے جو اپنے الہام پر نازاں ہوتے ہیں - یہ کتاب قریبا دو جزو پر ختم ہوئی ۲ر قیمت ہے مطبع ضیاء الاسلام کے منیجر کے نام درخواست کرنے سے ملیگی -

دعاء کی چاد

میرے ناظرین خوب جانتے ہیں کہ دعا کیا چیز ہے اور اُسکے عجیب وغریب اثر اور کرشمے کیا ہوتے ہیں؟ کیونکہ حضرت اقدس کے ساتھہ تعلقات پیدا کرنے سے انکو ذاتی تجربہ بھی دعا کی عجیب غریب اعجازی تاثیروں کا کم وبیش ہوچکا ہے بہرحال اس سال مندرجہ ذیل احباب بعض امتحانوں میں شریک ہوئے ہیں دارالامان میں رہنے والے دوستوں کو حضرت اقدس نے دو مرتبہ خاص طور پر تہجد میں یا پہلی ہی رات میں دعا کرنے کا حکم دیا اور خود بھی دعا فرمائی اسلئے میں چاہتا ہوں کہ میرے باہر کے دوست بھی اس ثواب سے بہرہ ور ہوں پس وہ بھی تہجد میں اُٹھہ کر اپنے ان بھائیوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں -

خواجہ جمال الدین صاحب بی - اے منصفی کے امتحان میں گئے ہیں جو ۶ر اکتوبر سے شروع ہے -

مولوی محمد علی صاحب ایم اے وکالت کا امتحان دینے والے ہیں -

میاں خیر محمد و شیر علی صاحب بی اے کے امتحان میں شریک ہونے والے ہیں خدا تعالے انکو اپنے ارادوں میں کامیاب کرے اور اپنے برگزیدہ بندہ کی زاریوں کو سنے آمین

دو مٹیسگ

کسی پہلے نمبر میں جو میاں نبی بخش کمپازیٹر شملہ کے گھر فرزند پیدا ہونیکی خبر لکھی گئی ہے اور جسکے لئے برادرم نبی بخش صاحب بغرض عقیقہ بھی حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچے تھے اور جو یہاں کیا گیا تھا اب اطلاع ملی ہے کہ مولود مسعود کی تاریخ تولد ۱۰ر ستمبر ۱۸۹۸ء بروز منگل بوقت ۴ بجے صبح ہے خدا اسکو سعید اور اپنے مشن کا خادم بنادے اور عمر طبعی تک پہونچا دے - آمین